# مباہلہ جائز ہے

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مباہلہ شرعاً جائز ہے، ہر منحرف، ملحد اور باطل پرست سے مباہلہ کیا جا سکتا ہے۔

❁ علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ (٦٠٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُبَاهَلَةُ الْمُلَاعَنَةُ، وَهُوَ أَنْ يَجْتَمِعَ الْقَوْمُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَيَقُولُوا : لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِ مِنَّا .

''مباہلہ اور ملاعنہ یہ ہے کہ جب کسی جماعت کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے، تو اکھٹے ہو کر یہ کہنا: ہم میں سے جو ظالم ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔''

(النّهاية في غريب الحديث :167/1، لسان العَرب لابن منظور :72/11)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ كُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾(آل عمران : ٦١)

''(اے نبی!) علم آ جانے کے باوجود کوئی جھگڑے، تو اسے کہہ دیں: آیئے! ہم اپنی آل واولاد کے ساتھ آتے ہیں، آپ اپنی آل واولاد کے ساتھ آ جائیں، مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں۔''

❁ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، صَاحِبَا نَجْرَانَ، إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُّلَاعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: لَا تَفْعَلْ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ، وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا.

''اہل نجران کے دو بندے عاقب اور سید ملاعنہ (مباہلہ) کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو ایک ساتھی نے دوسرے سے کہا: ایسا نہ کرو، اللہ کی قسم! اگر وہ نبی ہوئے اور ہم نے ان سے ملاعنہ (مباہلہ) کرلیا، تو نہ ہم بچ پائیں گے اور نہ ہمارے پچھلے۔''

(صحيح البخاري: 4380، واللّفظ لهٗ، صحيح مسلم: 2420)

❁ شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

فِيهَا مَشْرُوعِيَّةُ مُبَاهَلَةِ الْمُخَالِفِ إِذَا أَصَرَّ بَعْدَ ظُهُورِ الْحُجَّةِ ...... وَوَقَعَ ذٰلِكَ لِجَمَاعَةٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَمِمَّا عُرِفَ بِالتَّجْرِبَةِ أَنَّ مَنْ بَاهَلَ وَكَانَ مُبْطِلًا لَا تَمْضِي عَلَيْهِ سَنَةٌ مِّنْ يَوْمِ الْمُبَاهَلَةِ وَوَقَعَ لِي ذٰلِكَ مَعَ شَخْصٍ كَانَ يَتَعَصَّبُ لِبَعْضِ الْمَلَاحِدَةِ فَلَمْ يَقُمْ بَعْدَهَا غَيْرَ شَهْرَيْنِ.

''اس میں دلیل ہے کہ حق واضح ہونے کے بعد اگر مخالف اصرار کرے، تو اس سے مباہلہ کرنا مشروع ہے۔......اہل علم کی ایک جماعت نے مباہلہ کیا ہے۔

یہ بات تجربہ سے معلوم ہے کہ جس باطل پرست نے مباہلہ کیا، تو اس پر ایک سال نہیں گزرتا، (وہ مرجاتا ہے۔) میرا بھی ایک متعصب ملحد کے ساتھ مباہلہ ہوا، اس کے بعد وہ صرف دو ماہ زندہ رہا۔''

(فتح الباري : 95/8)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَوْ خَرَجَ الَّذِينَ يُبَاهِلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَجَعُوا لَا يَجِدُونَ مَالًا وَلَا أَهْلًا .

''جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کے لیے آئے، اگر وہ مباہلہ کے لیے باہر نکل آتے، تو واپس لوٹنے پر انہیں مال ومتاع اور اہل وعیال (صحیح سلامت) نہ ملتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 2225، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : 10995، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ فرماتے ہیں:

وَدِدْتُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُخَالِفُونِي فِي الْفَرِيضَةِ نَجْتَمِعُ فَنَضَعُ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكْنِ، ثُمَّ نَبْتَهِلُ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ .

''جو لوگ مجھ سے وراثت (کے مسئلہ عول) میں اختلاف کرتے ہیں، میرا دل کرتا ہے کہ ہم جمع ہوں، رکن یمانی پر ہاتھ رکھیں اور مباہلہ کرتے ہوئے جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔''

(الفقيه والمتفقّة للخطيب : 123/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ عکرمہ رحمہ اللہ آیت تطہیر کے بارے میں فرماتے ہیں:

مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهٗ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''میں اس پر مباہلے کو تیار ہوں کہ یہ آیت نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی۔'' (تفسیر ابن کثیر : 411/6، وسندهٗ حسنٌ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) کا بعض اتحادی صوفیوں سے مباہلہ ثابت ہے۔

(مَجموع الفتاویٰ : 82/4-83)

❀ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ السُّنَّةَ فِي مُجَادَلَةِ أَهْلِ الْبَاطِلِ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِمْ حُجَّةُ اللّٰهِ، وَلَمْ يَرْجِعُوا، بَلْ أَصَرُّوا عَلَى الْعِنَادِ أَنْ يَدْعُوَهُمْ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ، وَقَدْ أَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِذٰلِكَ رَسُولَهٗ، وَلَمْ يَقُلْ : إِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ لِأُمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ، وَدَعَا إِلَيْهِ ابْنُ عَمِّهٖ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَنْ أَنْكَرَ عَلَيْهِ بَعْضَ مَسَائِلِ الْفُرُوعِ، وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ .

''اہل باطل سے مجادلہ کرنے میں سنت طریقہ یہ ہے کہ جب ان پر اللہ کی حجت قائم ہو جائے، وہ حق کی طرف نہ پلٹیں، بلکہ عناد پر رہیں، تو انہیں مباہلہ کی دعوت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مباہلہ کا حکم دیا اور یہ نہیں فرمایا کہ مباہلہ آپ کے بعد امت کے لیے جائز نہیں ہے۔ نبی کریم رضی اللہ عنہما کے چچا زاد سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک شخص کو مباہلہ کی دعوت دی، جس نے ایک فروعی مسئلہ کا انکار کیا تھا، اس دعوت مباہلہ کی وجہ سے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر صحابہ نے نکیر نہیں کی۔''

(زاد المَعاد : 561/3)

۞ علامہ محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُبَاهَلَةُ جَائِزَةٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ مُهِمٍّ شَرْعًا وَقَعَ فِيهِ اشْتِبَاهٌ وَعِنَادٌ لَا يَتَيَسَّرُ دَفْعُهُ إِلَّا بِهَا وَقَدْ بَاهَلَ بَعْضُ السَّلَفِ كَالْحَافِظِ ابْنِ الْقَيِّمِ فِي مَسْأَلَةِ صِفَاتِ الْبَارِي وَالْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ وَغَيْرِهِمَا جَمَاعَةً مِنَ الْمَقَلَّدَةِ فَلَمْ يَقُومُوا بِهَا وَانْهَزَمُوا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَمَنْ مَنَعَ مِنْهَا الْأُمَّةَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصِبْ وَلَمْ يَأْتِ بِدَلِيلٍ وَكَأَنَّهُ جَاهِلٌ بِمَسَائِلِ الدِّينِ.

''نبی کریم ﷺ کے بعد بھی مباہلہ جائز ہے، مگر کسی اہم شرعی مسئلہ میں، جس پر (مخالف کو) اس قدر اشتباہ اور عناد واقع ہو چکا ہو کہ اسے مباہلہ سے ہی دور کیا جا سکتا ہو۔ بعض اسلاف نے مباہلہ کیا بھی ہے، مثلاً حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے صفات باری تعالیٰ کے مسئلہ پر مباہلہ کیا۔ اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ نے مقلدین کی ایک جماعت سے مباہلہ کیا، وہ ٹھہر نہ پائے اور شکست خوردہ ہو گئے، وللہ الحمد۔ جس نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد امت کے لیے مباہلہ کرنا جائز نہیں، اس کی بات درست نہیں، اس پر اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، وہ تو گویا دینی مسائل سے جاہل ہے۔''

(حسن الأسوة، ص 62)

۱۸، جون، ۲۰۲۰ء